سوال

(243)ترک کردہ روزوں کی قضا کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں جو روزے کسی عذر کی وجہ سے ترک ہو جائیں، انہیں بعد میں مسلسل رکھنا چاہیے یا انہیں متفرق طور پر رکھا جا سکتا ہے؟ اس کے متعلق کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں ترک کردہ روزوں کی قضا مسلسل اور الگ الگ دونوں طرح سے جائز ہے۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف ہے کہ قضا رمضان کے روزے مسلسل رکھے جائیں کیونکہ قضا کی صورت ادا جیسی ہونی چاہیے۔ پھر قرآن کی جس آیت میں قضا کا ذکر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرأت میں بایں الفاظ مروی ہے: ''فعدة من ایام اخر متتابعات'' یعنی وہ دوسرے مسلسل ایام سے اس گنتی کو پورا کرے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ذمے رمضان کے روزے ہوں وہ انہیں مسلسل رکھے، علیحدہ علیحدہ نہ رکھے۔[1]لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے ضعف کو برقرار رکھا ہے۔[2]

جب کہ اس سلسلہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا موقف نقل کیا ہے کہ رمضان میں ترک کردہ روزوں کی قضا متفرق طور پر بھی دی جا سکتی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس کے روزے رہ جائیں وہ دوسرے دنوں میں ان کی گنتی پوری کر لے۔''[3]اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنے کا حکم دیا ہے، یہ نہیں فرمایا کہ تم پے درپے روزے رکھو۔ اس آیت کے پیش نظر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضا مسلسل نہیں بلکہ اگر الگ الگ روزے رکھ کر بھی دی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (صحیح بخاری، الصوم، باب شي يقضي قضا، رمضان) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو معلق بیان کیا ہے جبکہ مصنف عبدالرزاق میں اسے متصل سند سے ذکر کیا گیا ہے۔[4]حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبیدہ بن جراح اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم کا بھی یہی موقف بیان کیا ہے۔[5]اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی قضا کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاہے تو الگ الگ روزے رکھ لے اور اگر کوئی چاہے تو مسلسل رکھ لے۔[6] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔[7]

تاہم قرآن کی پیش کردہ آیت اس سلسلہ میں مطلق ہے جو اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ رمضان میں ترک شدہ روزوں کی قضا دونوں طرح درست ہے کیونکہ مقصود گنتی پوری کرنا ہے اور یہ مقصد دونوں طرح سے حاصل ہو جاتا ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق رمضان کے روزوں کی قضا دونوں طرح سے دی جا سکتی ہے، اس سلسلہ میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کی قرآت نقل کی گئی ہے ، اس کے آخر میں متتابعات کے الفاظ حذف کر دیئے گئے تھے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے مسلسل روزرکھنا ضروری تھے لیکن بعد میں اس پر پابندی کو ختم کر دیا گیا۔[8]

---

[1]دار قطنی، ص ۱۹۱، ج ۲۔

[2]تمام المنہ : ص ۴۲۲۴۔

[3]البقرہ : ۱۸۴۔

[4]فتح الباری : ص ۲۴۱، ج ۴۔

[5]فتح الباری، ص ۲۴۱، ج ۴۔

[6]دار قطنی : ص ۱۹۳، ج ۲۔

[7]تلخیص الجبیر، ص ۳۹۴، ج ۲۔

[8]فتح الباری : ص ۲۴۱، ج ۴۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:227

محدث فتویٰ